رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۵ | نومبر سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۴۶

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی [illegible]

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد [illegible]

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک [illegible]

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول - من تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے پر تاثیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۸ر +

صحت جسمی - من تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۲۶ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہرایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - من تصنیف عبد الاحد ازکاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { من تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیئے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے - کتاب کی قیمت صدہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عہ - فارسی اردو ۱۲ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لیئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ۔ جمعہ ۱۵۔ نومبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

(۱) گلدستہ اخبار — صفحہ ۲
(۲) اخبار کی بہار — " ۴
(۳) معانی وغیرہ وغیرہ — ایڈیٹر — " ۵
(۴) اقتباس وسفید کہانی — " — " ۶
(۵) مسیحا شاہ کشمیری — بابو سل پیرچر — " ۷
(۶) دیانندی آریونکے الزام کا جواب — مسٹر قتشانی سالوس — " ۹
(۷) مرغ زمانہ کی مخالفت یا شیر کا زمانہ — مسٹر مسیح عالم — صفحہ ۱۱
(۸) نغمہ — (پادری) این مل — " ۱۲
(۹) کانشنس یا ضمیر — پادری پی۔ ایم۔ بک صاحب (لدھیانہ) — ۱۲
(۱۰) خواب راحت — مسٹر گشتہ — " ۱۳
(۱۱) انتخاب الاخبارات — " ۱۳

گلدستہ اخبار

کرک کلیسہ اور ایڈریانوپل کی مسجدوں میں دس ہزار لوگ جو مقیم ہیں وہ بھوکوں مر رہے ہیں اور چیتھڑے لگائے ہیں۔ اور اُن میں وبائی بیماریوں کے پھیلنے کا اندیشہ پایا جاتا ہے۔ ایک ڈویژن فوج اس غرض سے روانہ کیا گیا ہے کہ پناہ گزین لوگ سٹلجہ اور قسطنطنیہ کے مابین روک لئے جائیں اور یہ کارروائی اُن خبروں کے منافی ہے جو ترکوں کی فتحمندی کے بارے میں سرکاری حیثیت سے وصول ہوئی ہیں۔

برلن کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ایم پائنیگر کی تجویز مداخلت کو سلطنتوں نے عام طور پر قبول کر لیا ہے۔ مگر اسی کے ساتھ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آسٹریا کی یہ خواہش ہے کہ وہ سرویہ سے جداگانہ گفتگو کرے۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ترک لوگ جب سکی پایا سے پیچھے ہٹے تو اُنہوں نے یونانی موضع الوالی کے دو سو آدمی قتل کر ڈالے۔ عورتوں اور بچوں اور بڈھوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑا۔ ایک حاملہ عورت معہ جنین کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالی گئی اور اسی طرح دوسرے اشخاص قتل کئے گئے۔

ایتھنس کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ پرویزا کے لوگوں نے بعض شرائط پر اطاعت قبول کر لی۔ اس کے فتح ہونے کے قبل یونانیوں نے نیکوپولس کی بلندیوں پر قبضہ کر لیا تھا اور چار سو پچاس آدمی قید کر لئے تھے قسطنطنیہ میں بیرونی ملکوں کے لوگ کشت و خون اور لوٹ مار کے خیال سے نہایت تشویش میں ہیں۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ سٹلجہ کو فوج کی واپسی اس وقت شروع ہوئی جب ہفتہ کو لولا برگس کے جنوب میں نہایت مہلک جنگ ہو چکی تھی۔ ترکوں نے بڑی شان و شوکت سے مقابلہ کیا۔ لیکن آخر میں بلغاریہ کے خوفناک توپخانے نے اُن کو مغلوب کر لیا۔ بیان کیا گیا ہے کہ اُنکے بیس ہزار آدمی کام آئے۔

سٹلجہ میں فوج کے دوبارہ ترتیب دئیے اور دارالسلطنت کے بچانے کی اعلیٰ درجہ کی کوشش کی جائے گی۔

بلقان کے سفارتی گروہوں کے ذریعہ سے روٹر کو خبر ملی ہے کہ اسبات کی کوئی اُمید معلوم نہیں ہوتی۔ کہ ریاستہائے بلقان شرائط صلح کے بارے میں بیرونی سلطنتوں کی مداخلت کو منظور کرے۔

معاملات جنگ اور پولیٹیکل امور کا پروگرام جنگ کے قبل ہی مرتب ہو چکا تھا۔ اور اب اسبات کا ذرا بھی خطرہ باقی نہیں رہ گیا کہ تقسیم علمداری یا تعیین سرحدات کے متعلق کوئی ذرا بھی اختلاف واقعہ ہو۔

صوفیہ کی تار برقی میں بیان ہوا ہے کہ اہل بلغاریہ نے خوفناک جنگ کے بعد مقام بوگ پر جو سالونیکا قسطنطنیہ ریلوے کے کنارے واقع ہے قبضہ کر لیا اور اس حیثیت سے ترکوں کی فوج مقدونیہ کا راستہ قطعی طور سے بند کر دیا بلغاریہ کی مشرقی فوج نے ہفتہ کو بعد حصار میں ترکوں کی حملہ آور فوج کو پیچھے ہٹا دیا۔ اور ترکوں کو شکست دے کر پانچ افسروں اور ایک سو تیس سپاہیوں کو گرفتار کر لیا اور تیز دم توپوں کی ایک بیٹری بھی چھین لی۔

صوفیہ ۷ نومبر۔ بلغاری فوجی حکام بیان کرتے ہیں کہ ترق قلعس کے مسخر ہو جانے پر ترکوں نے چند ہیں عثمانی رجمنٹ کے عیسائی سپاہیوں کو ایک مکان میں بند کر کے بعدہ اُن کو مار ڈالا۔ ایک بلغاری پادری کی ناک کاٹنے اور آنکھیں نکال لینے کے بعد اسے ہلاک کر دیا۔ بعدہ عورتوں اور بچوں کو اُس کی لاش پر قتل کیا۔

دو جرمنی کے اور ۲ آسٹریا کے بحری جنگی جہازوں کو لیوانٹ جانے کا حکم ہوا ہے۔ تیسرا برٹش جنگی سکواڈرن مالٹا میں ۲ ماہ حال پہنچ جائیگا۔

۷ تاریخ کی خبر ہے کہ بلغیریوں نے ڈیاکووا کو لے لیا اور سرویوں نے کرسیوو کو فتح کر لیا۔ اور یہ بھی خبر ہے کہ اُنہوں نے مونسٹر کو بھی فتح کر لیا ہے۔

یونانی اور سروی اب سالونیکا کے متصل ہیں۔

اخبار کی باتیں

ریاستہائے بلقان کی شاندار فتوحات۔ ۳۱ اکتوبر سرکاری اخبار میں لکھتا ہے کہ اگر یورپ دیرپا امن کا خواستگار ہے تو حالات سابقہ کو بحال کرنے کا اصول فراموش کر دینا چاہئے۔ اس اصول کا عملدرآمد متحدہ ریاستوں کی بہادر فوجوں کے لئے اُن کی شاندار فتوحات اور زبردست قربانی کے بعد سخت اہانت آمیز اشتعال انگیز ہے۔ جنگ نے حالات کو بالکل تبدیل کر دیا ہے۔ (اہلحدیث امرتسر)

بلغاریوں کے ارادے۔ بلغاری اب دارالخلافہ سے ۲۵ میل رہ گئے ہیں۔ اور وہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے خاص قسطنطنیہ میں جاکر صلح کرنیکا فیصلہ کر لیا ہے۔ مگر وہ ضرورت سے زیادہ اس مقام پر قبضہ رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے ہیں۔

بلقان اور ترکوں کے درمیان لڑائی عنقریب خاتمہ پر آئی ہے بلغارین اور دیگران کے مددگاروں نے یہاں تک ترکوں کو شکست دی ہے کہ قسطنطنیہ میں دلولہ پڑ گیا ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ جب ترک ایک جگہ سے بھاگتے ہیں۔ ایسی بے رحمی کے کام کرتے ہیں جن کا بیان کرتے شرم معلوم ہوتی ہے۔ بے کس بچوں اور عورتوں اور ضعیف لوگوں کو بہت بے دردی کے ساتھ قتل کرتے ہیں۔ عجب حال یوں ہے۔ ضرور ہے کہ وے شکست پاویں۔ ترکوں نے دوسری سلطنتوں سے درخواست کی ہے کہ وے اب میل کرا دیں۔ لیکن بلغارین کہتے ہیں کہ جب وے قسطنطنیہ میں پہونچ جاویں تب میل کی باتوں کو سنینگے۔ ترکوں کا خیال ہے کہ انگلستان ہر طور سے کوشش کریگا کہ ترکی کا نقصان نہ ہووے۔ ہم اُمید کرتے ہیں کہ انصاف کیا جاویگا۔ بلقان نے اپنے مذہب اور بھائیوں کو ظلم اور مصیبت سے چھڑانے کے لئے یہ لڑائی شروع کی اور کامیاب بھی ہوئے ہیں۔ ہم دیکھینگے کہ نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

بلقان کی لڑائی خوب زور شور سے چل رہی ہے۔ اور ہر روز خبر آتی ہے کہ سرویہ۔ بلغاریہ۔ مانٹی نگرو اور یونان کی فوجیں ترکوں پر چڑھتی جاتی ہیں۔ اور مختلف شہروں کو فتح کرتی جاتی ہیں۔ اور ترکی لوگ سب جگہ شکست کھاکر بلکہ اپنی توپیں وغیرہ چھوڑ کر بھاگتے جاتے ہیں۔ لیکن قسطنطنیہ کی طرف سے خبر جو آتی ہے اس میں ترکیوں کے جیتنے کا حال لکھا ہوتا ہے۔ حالانکہ کل یورپ کو معلوم ہے کہ یہ خبر غلط ہے اور در اصل سلطان روم کی فوجیں پیچھے ہٹتی جاتی ہیں۔

یونان نے لڑائی شروع کرتے وقت کہا ہے کہ "یہ کروسیڈ" ہے۔ یعنی کرسچین لوگوں کی لڑائی مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اور در اصل وہاں کی کل بڑی چھوٹی سلطنتیں مل گئی ہیں یہاں تک جزیرہ کریٹ سے بھی کئی ہزار لوگ گئے ہیں کہ لڑائی میں شامل ہوں۔

ترکیوں کی اسکب سے اڈریانوپل تک جس کا فاصلہ ۳ میل تک تہانے ہیں۔ کل میں لڑائی کا سامان جمع ہے۔ اور اب اخیری خبر یہ ہے کہ اسکب جیت لیا گیا ہے۔ اور اڈریانوپل پر جو کہ ترکیوں کی سب سے مضبوط اور قلعہ بند جگہ ہے۔ اس پر بلغاریہ کی فوجیں توپیں چلا رہی ہیں۔ اور تین قلعے جیت بھی چکے ہیں۔

بلقان کی لڑائی قریب الاختتام ہے اور سلطان روم کی کل فوجیں بھاگی جاتی ہیں۔ چھوٹی چھوٹی عیسائی سلطنتوں نے اس وقت ایسی سخت اور عمدہ لڑائی کی ہے کہ کل یورپ دنگ ہے۔ اور اگر اب یہ لوگ روکے نہ جائیں اور بڑی سلطنتیں بیچ میں اور ان لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ کریں تو یہ لوگ قسطنطنیہ کو بھی شکست کرینگے۔ اور ترکوں کو کل یورپ میں کوئی بھی جگہ باقی نہ رہیگی۔ اب تک جو تاریں خبریں آئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوا ہے کہ بلغارین فوجیں اخیری لڑائی لولی برگس میں جیت کر قسطنطنیہ کی طرف ترکی فوجوں کا پیچھا کر رہی ہیں۔ اور قسطنطنیہ سے ۲۵ میل کے فاصلے تک پہونچ گئی ہیں۔ قسطنطنیہ میں ہزاروں بھاگے ہوئے سپاہی وغیرہ آئے ہیں اور اندیشہ ہے کہ یہ لوگ اپنے شہر میں لوٹ مار مچائیں

یونان کے بادشاہ آجکل لڑائی میں تشریف لے گئے ہیں یونان کے جہاز ترکی جہازوں سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور کئی ایک کو ڈبا چکے ہیں۔

بہار اور اڑیسہ میں بارش کی ضرورت ہے۔ اور رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں کی فصل جوار کچی زمین پر بوئی گئی تھی۔ سب سوکھتی جاتی ہے۔ پنجاب اور یوپی میں بھی بارش کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔

دکن کے مختلف حصوں میں ۸۰۰۶ اور کاٹھیاواڑ میں ۲۰۴۹ لوگ گورنمنٹ سے مفت امداد پا رہے ہیں۔

کسولی پاسٹیور انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں ہر طور سے ترقی ہو رہی ہے۔ ۲۸ ہزار روپے منظور ہوئے ہیں کہ اس عمارت کو بڑھایا جاوے اور غریبوں کے گھر زیادہ کئے جاویں

مسٹر رنڈویٹ کی حالت اب اچھی ہے اور ان کو ہسپتال چھوڑنے کی اجازت مل گئی ہے۔

شملہ میں گرجا گھروں کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ اور چونکہ اب دہلی میں گورنمنٹ رہیگی تو اُمید ہے کہ شملہ میں بہت زیادہ آبادی ہو جائے گی اور گرجوں میں گنجائش بھی کم ہے۔ پس گورنمنٹ سے درخواست کی جاویگی کہ جو بڑا گرجا گھر یعنی "کرائسٹ چرچ" ۱۸۵۰ء میں بنا تھا اس کو اب بڑھانے کی کوشش نہ کیجاوے بلکہ ایک نیا اس سے بڑا گرجا گھر بنایا جاوے۔

آئرلینڈ سے خبر آئی ہے۔ کہ مسٹر اسپیلی ہوائی جہاز میں اُڑتے ہوئے گرے اور اُن کے سر اور منہ میں اس قدر چوٹیں لگیں کہ دو گھنٹے میں مر گئے۔

سرکاری خبر یہ بیان ہوا ہے کہ لولی برگاکی لڑائی کی بہ نسبت اکتوبر کی ۳۰ تاریخ کو ترکیوں کا بڑا نقصان ہوا ہے اور وہ پیچھا تک بھاگ رہے ہیں اور ان کے روز کی لڑائی میں ترک بلگیرینوں کے سامنے ٹھہر نہیں سکے اور اب تک سخت حملے ہو رہے ہیں۔ اور بلقانی فوجیں ہر طرف سے چڑھ رہی ہیں۔ اور سیلونیکا کا فتح کرنا چند گھنٹوں کی بات ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مُعافی

انجیل مقدس کی تعلیم کا خلاصہ تین خاص تعلیمات میں آجاتا ہے۔ اول توبہ دوئم ایمان۔ اور سوئم معافی۔ اول دو تعلیمات میں وہ شرط ہے جسکو مان لینے سے تیسری بات معافی پیدا ہوتی ہے یا یوں کہیں کہ توبہ کرنے اور ایمان لانے کا نتیجہ معافی نکلتا ہے۔ اور یہ انجیل کی تعلیم کا انحصار ہے۔ اس دنیا میں بسبب حکم عدولی اور خلاف شرع کاموں کے خدا کے حضور میں تمام بنی آدم گنہگار شمار ہوگئے ہیں۔ اور جس کی راست عدالت سے ان پر جرم اور ملزوم ہونیکا فتویٰ صادر ہوچکا ہے اور دوزخ کی سزا گنہگاروں کے لئے تجویز ہوچکی ہے۔ پھر مہربان رحیم خدا نے جس کی صفت رحیمی بھی بے حد ہے۔ یہ چاہا کہ انسان پھر بھی اس آفت سے بچائے جائیں۔ اس لئے اس نے انجیل کے ذریعہ سے توبہ کرنے اور ایمان لانے اور گناہوں کی معافی حاصل کرنے کا مژدہ دنیا میں بھیجا ہے۔ اس مضمون کے متعلق ہم صرف معافی کا کچھ بیان ہدیہ ناظرین کرینگے اور اُمید ہے کہ یہ خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

آتمک بل

بل یعنے قدرت وہ عجیب شے ہے کہ جسکا ظہور ہمارے چاروں طرف نظر آتا ہے۔ آسمان و زمین بمعہ اس کی انواع و اقسام مخلوقات اور کائینات کے سب کچھ قدرت کا ہی نظارہ ہیں۔ دو طرح کی چیزیں تمام مخلوقات میں ہم کو دکھلائی دیتی ہیں۔ اول اصلی دوئم مصنوعی۔ لیکن دونوں میں قدرت کا ہاتھ ہے۔ اول الذکر کا بانی مبانی۔ بلکہ اس سے بڑھکر خالق و مالک پرماتما ہے۔ جسکا نام اُنکی جمیع صفات کے لحاظ سے خدا ہے۔ اس کی قدرت کا مظہر مطلقاً ہے۔ دوسری قسم مصنوعی اشیا کی ہے۔ جس میں انسان کے علم و ہنر کے جوہر کے اور صنعت و حرفت کے عجیب و غریب کام شامل ہیں پر اُس کو وہ درجہ حاصل نہیں ہوسکتا جس کو قدرت کہا جاسکتا ہے۔ پر ہاں اُس کو انسانی حکمت یا ایجاد کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ یہ ظاہری و دنیاوی باتوں کا بیان ہے۔ جس کے کام ظاہر ہیں پر اس کے علاوہ ایک دوسری قسم کی قدرت ہے۔ جس کا نام آتمک بل ہے۔ یعنے روحانی قوت۔ یہ خدا کا کام ہے۔ اور وہ اپنی مہربانی سے وہ آتمک بل اپنے نیک و پاک بندوں کو عطا کرکے۔ اپنے نام کو جلال بخشتا ہے۔ اُس نے یہی آتمک بل موسےٰ کو دیا۔ جس کا چہرہ آفتاب کا سا چمکا۔ اور بنی اسرائیل اُس کی طرف دیکھ نہ سکے۔ اور اس کو اپنے چہرہ پر نقاب ڈالنا پڑا۔ اُس نے اپنا بل داؤد کو دیا جس نے جولیت جیسے بڑے مشہور پہلوان کو نوجوانی میں پچھاڑ ڈالا۔ سلیمان اُس کے آتمک بل کے وسیلے سے دنیا کے تمام عالموں اور فاضلوں سے زیادہ سبقت لے گیا۔

خدا کے آتمک بل ہی کے زور سے اُس کے کلمہ نے مجسم ہو کر دنیا کی نجات کے بڑے اہم اور ضروری معاملے کو بڑی خوبی سے طے کردیا اور تا ہنوز اُس کے آتمک بل سے تمام دنیا میں انجیل مقدس کی منادی ہورہی ہے۔ اور اُس کے آتمک بل کی بدولت اس کے معتقد ہر قسم کی۔ روحانی برکتوں اور نعمتوں سے مستفید ہو کر دنیا کو اپنی روحانی باتوں سے فیض پہونچا رہے ہیں۔ غرض کہ آتمک بل خدا کی روحانی قدرت ہے جو دنیا میں عجیب و غریب کام کر رہی ہے۔

"وفات مسیح میں حیات اسلام ہے اور حیات مسیح میں بے ادبی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تردید اسلام ہے"

مندرجہ بالا عبارت ہم نے ایک احمدی اخبار میں پڑھی ہے جو حرف بحرف سچ و برحق ہے۔ اور ہمارے خیال میں یہ بھی ایک بڑی وجہ ہے کہ اس نئے فرقہ احمدی نے چودہویں صدی محمدی میں یہ ایک نیا شگوفہ کھلایا ہے۔ کہ یسوع مسیح فوت ہوگیا اور اُس کی قبر کشمیر میں موجود ہے۔ زمانوں کی مستند سچائی کے برخلاف یہ افترا ظاہر ہوا ہے۔ انجیل مقدس کی اس عبارت کو جب ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح نے اپنے ہی اُٹھنے کی مضبوط دلیل سے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا ثابت کیا۔ تو ہم کو کامل طور سے یہ یقین ہوجاتا ہے کہ ضرور ہے کہ دنیا کی طرف سے اس سچائی کی مخالفت ہو۔ کیونکہ اس سے مخالف مذاہب کے بڑے بڑے قلعوں اور بڑی بڑی عمارتوں کا قلع قمع ہوجاتا ہے۔ مگر یاد رہے کہ دنیا کے تواریخی واقعات کی بنا پر یہ واقعہ شدہ امر کسی طرح بھی جھٹلائے نہیں جاسکتے۔ چنانچہ ہمارے ساتھ اسلام کا سب سے بڑا حصہ بھی متفق الرائے ہے جو احمدی صاحبان کو بدعتی قرار دیتا ہے۔ اور یسوع مسیح کو زندہ تسلیم کرتا ہے۔

اپنے منہہ میاں مٹھو

اخبار قادیان مورخہ ۷ نومبر ۱۹۱۲ء میں بعنوان "دارالامان و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" ایک نوٹ شایع ہوا ہے جس میں لکھا ہے کہ فتح گڈھ کے ایک قاضی صاحب نے فتح گڈھ کو دارالاماں لکھا تھا۔ حالانکہ احمدی صاحبان صرف قادیان کو ہی دارالاماں مانتے ہیں۔ ہمارے خیال میں نہ تو کوئی قادیان اور نہ فتح گڈھ دارالاماں ہوسکتے ہیں۔ کیونکہ دیگر تمام شہروں کی نسبت ان میں کوئی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔ درحقیقت دنیا میں کوئی جگہ اس نام سے کہلانے کے لائق نہیں ہے۔ ایسی جگہ صرف بہشت ہے۔ احمدی دارالاماں تو پلیگ کے وقت دوسرے ملک کے شہروں کی طرح پلیگ زدہ قصبہ ثابت ہوا تھا حالانکہ اس دارالاماں کی نسبت بہت کچھ کہا گیا تھا۔ جو سب غلط نکلا۔ اور پھر لکھا ہے کہ علیہ السلام اور صلوٰۃ کا لقب بھی خدا نے اُنکو دیا۔ لیکن اسکا ثبوت کیا؟ صرف زبان کی باتیں اسکا ثبوت نہیں ہوسکتیں۔ کوئی کافی ثبوت چاہئے کہ جس سے مخالف ان القاب کو سچ و برحق مان سکیں ورنہ محض القاب لینے سے کیا حاصل؟ بلکہ مندرجہ بالا مثل صادق آئیگی۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ بیسویں صدی نے دنیوی ترقی میں ایک نہایت ہی حیرت انگیز کامیابی کو حاصل کیا ہے۔ ایسی ایسی نئی ایجادیں نکالی ہیں جن کا گمان زمانہ سلف میں بھی کبھی کسی کے دل میں شاید نہیں گذرا ہوگا۔ سائنس کے متعلق جو معلومات فی زمانہ ہمارے آگے پیش کی جاتی ہیں۔ وہ آئندہ زمانہ کی کمالیت کو ایک وسیع پیمانہ میں دکھلا رہی ہیں۔ اور اس سے یہ بھی صاف ہے کہ کمالیت کی حد تدریج زمانہ مسلسل اور نہ ختم ہونے والی غیر متناہی ہے۔ یعنی جب تک دنیا موجود ہے۔ کمال بڑھتا جائیگا۔ دنیوی طور سے زمانہ ہر پہلو میں ترقی پذیر ہے۔ لیکن اس کے برعکس مذہبی دنیا میں نہایت سرد مہری ہے۔ آئے دن اخبارات میں اس قسم کے آرٹیکل خدا اور اس کی ہستی کے برخلاف نکلتے رہتے ہیں۔ کہ جن کو پڑھ کر اہل خدا کی نہایت دلشکنی ہوتی ہے۔ حیرانی تو یہ ہے کہ اگر ایک مذہب دوسرے مذہب کی توہین و تخریب کرتا ہے تو وہ جلد ایک دوسرے کے برخلاف عدالتی چارہ جوئی کرنے لگتے ہیں۔ مگر ان بے خداؤں کو کوئی نہیں پوچھتا جو خدا کو مخصوص ہی ذات اور اس کی تکفیر کرتے ہیں۔

ہم یہ جانتے ہیں کہ خدا نہایت ہی صابر اور حلیم ہے۔ اگرچہ اس کے فرزند ناخلف بیٹے کی طرح باپ کی بے عزتی کرتے ہیں تو بھی باپ کی پدرانہ محبت زائل نہیں ہو جاتی۔ لیکن اس کے پدرانہ صبر کی بھی حد ہے۔ اور جب صبر کا زمانہ گذر جاتا ہے تو وہ اپنے فرزندوں کو سزا دیتا ہے۔ اگر ہم بنی اسرائیل کی تواریخ پر نظر ڈالیں تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا غیرت والا خدا ہے جب اس قوم نے خدا سے سرکشی کی خدا نے انہیں غیر قوموں کے حوالے کر دیا۔ تاکہ وہ اپنی نادانی سے پشیمان ہو کر خدا کی طرف پھر رجوع کریں۔ اسی طرح خدا ان لوگوں کو بھی جو اس کی بے عزتی کرتے ہیں شیطان کے حوالے کر دیتا ہے۔ تاکہ وہ تکلیف اٹھا کر خدا کو جانیں۔

خدا نے انسان کو اس لئے خلق کیا کہ وہ اس کی تعریف اور جلال ظاہر کرے۔ لیکن افسوس ہے کہ انسان اپنی زندگی کے اس مقصد سے اس قدر لاپرواہ ہو گیا ہے کہ وہ بجائے خدا کی تعریف اور جلال کے اپنی تعریف اور جلال کو چاہتا ہے۔ گویا بیسویں صدی نے انسان کو اس قدر خود نما بنا دیا ہے کہ وہ دنیا حق عبودیت بالکل بھول بیٹھا ہے۔ صبح سے شام تک دنیوی حرکات میں انسان اس قدر غلطاں و پیچاں رہتا ہے۔ کہ وہ ایک منٹ بھی خدا کی عبادت کے لئے مخصوص نہیں کر سکتا۔ اس نقطہ خیال سے بیسویں صدی ایک ظاہرا دینداری کا زمانہ ہے۔

لیکن خدا روح ہے اس کے پرستاروں کو چاہئے کہ روح اور راستی سے اس کی پرستش کریں۔ انجیل مقدس میں مرقوم ہے کہ **نہ صرف وہ جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا۔ بلکہ وہی جو میرے باپ (خدا) کی مرضی پر چلتا ہے۔** اگر ہماری عبودیت میں یہ اصول شامل نہیں تو ہماری عبادت لاحاصل ہے۔ اور اگر اس صورت میں آج ہم کو خدا بلائیگا تو ہم اس کو کیا جواب دینگے؟

چہ دلبندی دریں دنیا کہ روزے چند مہمانی
کہ ناگاہ مرگ پیش آید خوری آندم پشیمانی

ریویوز

پرکاش لاہور کا رشی نمبر

بروز منگل مورخہ ۵ نومبر ۱۹۱۲ء کو یہ نمبر نکلا۔ ۵۲ صفحوں کا رشی نمبر بڑی آب و تاب سے شائع ہوا۔ لیکن مضامین کے لحاظ سے اتنا کہنا بے جا نہیں ہے کہ وہ تمام اعلے پائے کے نہیں تھے۔ بلکہ معمولی طور کے مضامین تھے۔ اگرچہ بعض لائق لوگوں کی قلموں سے تحریر ہوئے تھے۔ ہمارے اس کہنے کی تصدیق خود ایڈیٹر صاحب کی تحریر سے ہو سکتی ہے جو صفحہ ۲ پر درج ہے۔ کہ انعام کا مستحق کوئی مضمون نہ نکلا۔ حالانکہ انعامات موجود تھے۔ سوامی صاحب کی بچپن کی ایک تصویر بھی تھی۔ تصویریں دو ہونی چاہئیں تھیں ایک بچپن کی اور دوسری جوبن کی اور مختصر حالات زندگی اور چیدہ چیدہ دلکش واقعات زیادہ ہونے لازمی تھے۔ اور اس نمبر میں دینی بحث و مباحثہ بالکل ہونا نہیں چاہئے تھا جیسا کہ ایک صاحب نے ناحق کے فضول اعتراضات دین عیسوی کے متعلق پیدا کئے ہیں جو بالکل بے بنیاد اور لغو ہیں۔ اور جو تحریر مذہبی خیالات کے طور پر ایڈیٹر اہلحدیث صاحب نے اسلامی نقطہ خیال سے لکھی ہے۔ وہ بھی چنداں رشی کی عظمت کو ظاہر کرنے والی ہونے کے بجائے اس کو کم قدر کرتی ہے۔ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آریہ صاحبان کو یہ تحریر کیا فائدہ پہنچائیگی۔ رشی کے مقرر کردہ اصول ٹھیک ہونے چاہئیں تھے۔ اور ویدک تعلیم کا اختصار یا لب لباب بھی ہونا ضروری تھا۔ جن باتوں کے بغیر یہ سارا چوڑا نمبر کچھ زیب نہیں دیتا۔ گوروؤں کی آریہ سماج ہمیشہ مذمت کیا کرتا تھا۔ لیکن اس نمبر میں "ہمارے گورو دیانند" کے عنوان کے نیچے سوامی صاحب کو خاص گورو مانا گیا ہے۔ بس تو اب آئندہ گوروں کا اعتراض بھی دوسروں پر بیجا۔

آریہ پتر کا رشی نمبر۔ ۹ نومبر کا یہ رشی نمبر نکلا۔ یہ انگریزی میں ہے جس میں بڑے بڑے گریجوایٹ آریہ صاحبان کے مضامین شائع ہوئے ہیں جنکے عنوان ذیل میں ہیں۔

۱۔	سوامی دیانند۔ مختصر سوانح عمری	۱۲۔	دیانند سوامی دیانند
۲۔	دیانند۔ عقل کا رسول	۱۳۔	" سوامی دیانند جیسے
۳۔	" عمل کا رسول		قدیم رشیوں سے آخری تھے
۴۔	" ویدوں کا محافظ	۱۴۔	" ہندو کا ریفارمر
۵۔	" برہمچاری	۱۵۔	" An appreciation
۶۔	" دیانند اعظم		
۷۔	" قوم کا بنانیوالا	۱۶۔	" زندگی سے چند نصیحتیں
۸۔	" میٹافزیشن اور فلاسفر	۱۷۔	Strong [illegible] on Swami Dayanand Saraswati
۹۔	" سوامی دیانند سرسوتی		
۱۰۔	" "		
۱۱۔	" شخصی	۱۸۔	" آریہ سماج کی ضرورتیں

یہ تمام رسالہ قابل غور ہے جو سوامی دیانند کی تعریف سے بھرا ہوا ہے۔

اقتباس

Choose what is most fit.

ایک باپ کے تین لڑکے تھے۔ اس نے ان کی عقلوں کے آزمانے کے لئے ہر ایک کو ایک ایک سیب دیا۔ ان سیبوں پر سڑنے کے داغ تھے۔ پہلے نے اپنا سیب جو کچھ سڑا بھی تھا اور کچھ اچھا تھا سب کھالیا۔ دوسرے نے اپنا سیب جس کو اس نے دیکھا کہ کچھ سڑا ہوا ہے ایک دم پھینک دیا۔ پر تیسرے نے اپنا سیب بخوبی غور سے دیکھا اور جو جو حصّہ اس میں اچھا تھا وہ کھالیا اور جو حصّہ سڑا ہوا تھا وہ پھینک دیا اور وہ سب سے زیادہ دانا سمجھا گیا۔ اس طرح سے دنیا کے لوگ نصیحت کے کلام پر شکل عمل کرتے ہیں بعض جو کچھ کہا جاتا ہے۔ سب بلا سوچے سمجھے مان لیتے ہیں۔ اور بعض تمام سچائی کو ردّ کر دیتے ہیں لیکن دانا سچائی کو قبول کر لیتے اور بری باتوں کو ردّ کرتے ہیں۔

سپینسر

دنیاوی خواہشوں کا مطیع ہونا

مثل ایک عقاب کے جس نے ایک برف کی وادی میں ایک لاش پائی ہو اور اس کے کھانے کے لئے اُتر جاوے۔ اور اس کو دیر تک کھاتا رہے۔ یہاں تک کہ اس کے پر برف سے جکڑ جاویں تو وہ اُڑنے کے ناقابل ہو جاتا ہے۔ اور جب تک برف کا اثر اس کے پروں پر سے نہ اُترے وہ ناقابل اُڑنے کے ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح سے انسان کے دل کی خواہشیں ہیں۔ جن پر دل لگا کر انسان گناہ کے اثر سے نیکی کے کاموں میں قاصر ہو جاتا ہے۔

آئی۔ سی۔

مفید کہانی

رانی کی جان نثاری

آپ کبھی جیجے گئے ہیں۔ خواہ آپ نے کبھی اسے دیکھا ہے یا نہیں۔ اس وقت میں ایک خیالی طور پر وہاں لیجانا چاہتی ہوں۔ آؤ ہم فرض کریں کہ ہم پنجابی عیسائیوں کی ایک جماعت ہیں اور صبح ہی صبح اس شہر کو جانے والے ہیں۔ آفتاب مشرق میں پہاڑوں کے پیچھے طلوع ہو رہا ہے۔ اور اس کی روشنی شہر کے اوپر پہاڑوں کی چوٹیوں پر جو ہمیشہ برف سے ڈھپی رہتی ہیں چمکتی ہے۔ روشنی پہاڑوں کے نیچے آتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ راجہ کے محل کی سفید دیواروں اور بہت سے مندروں کی چوٹیوں پر جو شہر میں پڑتی ہے۔ شہر جو تمہارے سامنے ہے ایک اونچے میدان پر واقع ہے۔ اور اب سورج کی روشنی نیچے کی وادی میں جہاں دریائے راوی پتھروں اور چٹانوں پر سے بہ رہا ہے پہونچتی ہے۔ پل پر سے ہم دریا پار ہوتے ہی شہر میں داخل ہوتے۔ دیکھو ہر طرف عورتیں اور لڑکیاں رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے اپنے گھروں سے ہار اور پھول لئے ہوئے نکلتی ہیں۔ وہ پہاڑ کے کنارے کنارے ایک ڈھلوان اور کم چوڑی پگ ڈنڈی پر جا رہی ہیں۔ آؤ ہم ان کا پیچھا کریں یہاں ایک چھوٹا سا چبوترا آرام کرنے کے لئے بیٹھا ہوا ہے۔ ہماری گروہ میں جس کو ہم ہمیشہ فرض کرینگے۔ ان میں ایک سے پوچھتی ہے۔ "یہ کیا بات ہے؟ تم یہ پھول کیوں لئے ہوئے" ایک چالاک سی لڑکی جواب دیتی ہے "ہم رانی کی قبر پر جسکو تم سامنے پہاڑ کے ڈھلوان پر دیکھ سکتے ہو جا رہے ہیں"۔ یہ ایک تیوہار ہے۔ جو ہم ہر برس اس کی یادگاری میں مانتی ہیں"۔

باقی دارشتہ

مراسلات

میلہ شاہ کسمبری

اول۔ میلے کا عام بیان۔ ناظرین نور افشاں۔ میلہ ماہ اکتوبر ۱۹۱۲ء بتاریخ ۲۳ کو منعقد ہوا۔ جناب بھائی بابو جل صاحب رامپور منہاراں اسٹیشن کے ٹیچر انچارج میرے مکان پر تشریف لائے۔ بندہ کو قصبہ پہاڑ پور میں سے اپنے ہمراہ لے گئے۔ میلے کا شمار قریباً پانچ لاکھ کے تھا اور میلے میں چاروں اطراف کے لوگ جمع تھے اور سرکار انگلشیہ کا انتظام قابل دید تھا۔ پہاڑوں کے ہر چہار سمت کے ہر گوشے میں پاخانے بنے ہوئے تھے۔ اور پانی کے چشموں میں کسی قسم کی نجاست و غلاظت دھونے کی سخت ممانعت تھی۔ مثلاً کپڑا دھونا و آب دست لینا وغیرہ منع تھا۔

دوکانیں پہاڑوں کی دونوں وادیوں میں تھیں۔ خاص بازار کی چوڑائی و لمبائی ایک سو فٹ اور کہیں ساٹھ فٹ کی تھی۔ خاکروبان اس کی صفائی کے لئے اور لوگوں کو راستہ بتانے کے لئے رات و دن مستعد رہتے تھے۔ اور پہاڑوں سے صاف و شفاف بلوری چشمے نکلکر وادی میں سے گزرتے تھے اور میلے والے لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں اور ٹیلوں و نشیب و غاروں میں بکثرت موجود تھے۔ اور ہر جگہ آدمیوں اور مستورات اور بچوں سے معمور تھے۔ اور روزمرہ دو یا تین دفعہ صاحب ڈپٹی کمشنر و ایجنٹ خود انتظام کو دیکھنے اور اس کی اصلاح کے لئے کوشش کرنے کو آتے تھے۔

واہ اے سرکار انگلشیہ تیرا انتظام جنگل میں منگل بنا دیا اس ہی سے حسن انتظامی و ہمدردی و رعایا پروری صرف سرکار انگلشیہ کا حق اور ورثہ ہے۔

دیانندی آریوں کے الزام کا جواب

پیارے صاحبان - اکثر آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے آریہ بھائی دو باتوں کا اعتراض انجیل کے سناروں سے کیا کرتے ہیں اول ان کا اعتراض یہہ ہے کہ مسیح نے ایک گدھی اور اس کے بچے کو اپنے دو شاگردوں سے چوری کروائی ۔

دویم - اعتراض یہ ہے کہ انجیر کے درخت پر لعنت ماری اور یہ دونوں اعتراض مقدس متی کی انجیل ۲۱ باب میں سے پیش کرتے ہیں۔ میں اس وقت ایک ہی اعتراض پر اپنے آریہ بھائیوں کو جواب دونگا اور اگر مجھکو پھر فرصت ہوئی تو انجیر کے درخت پر کچھ تحریر کرونگا - اب ہم ذرا دیکھیں کہ دیانندی بھائی راستی پر ہیں یا صرف ہمارے خداوند یسوع مسیح پر عیب ہی لگاتے ہیں۔

جناب فرماتے ہیں کہ عیسائیوں کی انجیل میں درج ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں سے چوری کروائی - جب ان سے دریافت کیا جاتا ہے کہ مہربان ذرا بتلایئے تو سہی کہ کہاں پر مسیح نے اپنے شاگردوں سے گدھی اور اس کا بچہ چوری کروایا تو ہمارے آریہ بھائی وہ مقام بتلا نہیں سکتے کیونکہ جھوٹا الزام ہے - اس لئے شرمندہ ہو چکے ہو جاتے ہیں - اور یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پورے طور سے انجیل شریف سے واقف نہیں - اگر واقف ہوتے تو میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ ایسا جھوٹا الزام - ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ذات اقدس پر نہ لگاتے - اول میں چاہتا ہوں کہ مقدس متی کی انجیل کے ۲۱ باب کی پہلی آیت سے ۷ تک ایک ایک لفظ درج کروں - اب میں اپنے آریہ بھائی صاحبان سے التماس کرتا ہوں کہ ذرا کان لگا کر غور سے سنئے -

اور جب وہ یروشلم کے نزدیک پہونچے اور بیت فگے کے پاس زیتون کے پہاڑ پر آئے تو یسوع نے دو شاگردوں کو یہ کہکر بھیجا کہ اپنے سامنے کے گاؤں میں جاؤ - وہاں پہونچتے ہی ایک گدھی بندھی ہوئی پاؤگے اور اُس کے ساتھ ایک بچہ ملیگا - انہیں کھولکر میرے پاس لے آؤ - اور اگر کوئی تم سے کچھ کہے تو کہنا کہ خداوند کو ان کی درکار ہے - وہ فوراً انہیں بھیج دیگا - یہ اس لئے ہوا کہ جو نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو - صیہون کی بیٹی سے کہو دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے - وہ حلیم ہے - اور گدھی پر بلکہ گدھی کے بچے پر سوار ہو کر آتا ہے - پس شاگردوں نے جا کر جیسا یسوع نے انہیں حکم دیا تھا ویسا ہی کیا اور گدھی اور بچہ لا کر اپنے کپڑے اُن پر ڈالے اور وہ ان پر بیٹھ گیا - یسعیاہ ۶۲ باب ۱۱ اور زکریا ۹ باب ۹ - متی ۲۱ باب ۔

پس یہ پیشینگوئی کلام کے اندر درج ہے - ہمارے دیانندی بھائی اس کو نہیں دیکھ سکتے - بلکہ جان بوجھ کر اس عبارت کو چھوڑ دیتے ہیں - اسی کو جناب بد دیانتی کہتے ہیں - جناب یہہ بد دیانتی آپ کی وید کے بارے میں چل سکتی ہے - کیونکہ ہر کوئی اسکو پڑھ نہیں سکتا - مگر انجیل تو بچہ بچہ پڑھ سکتا ہے - جناب آپکے الزام سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یسوع مسیح نے شاگردوں سے چوری کروائی - اور یہ قصہ متی، مرقس، لوقا، یوحنا یعنی چاروں اناجیل میں مرقوم ہے - اور بیت عنیاہ جہاں سے خداوند نے انکے کا حکم دیا تھا بیت عنیا تھی - جہاں لعزر اور مارتھا - اور مریم کا گھر بھی تھا - اس شہر میں یسوع مسیح نے لعزر کو جو مر گیا تھا زندہ بھی کیا تھا - دیکھو یوحنا ۱۱ باب پہلی آیت پھر یہ کہ یہودیوں میں سے بہتیرے جو مریم کے پاس آئے تھے - اور یہ کام جو یسوع نے کیا اس پر ایمان لائے - یوحنا ۱۱ باب ۴۵ آیت

نیز یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے - کہ قریہ اور شہر کے سب کچھ پیر اور گوندہ کا سمجھتے ہیں سکھوں کا گھر گوروں کا گھر ہے - اپنے گھر سے پوچھے بن پوچھے چیز لے سکتے ہیں مسیح کو اکثر لوگ خداوند یعنی مالک کہا کرتے تھے - اس لئے کہ وہ اُن کی جان و مال کا مالک تھا - پس مالک کو کیا ضرورت ہے کہ وہ پوچھے ہاں بعض وقت پوچھنے کی بھی ضرورت پڑ جاتی ہے - فرض کرو کسی نے ایک آدمی سے کہا کہ میرے گھر سے ایک کتاب لے آؤ - اور اگر کوئی کچھ کہے تو کہو کہ صاحب کو ضرورت ہے یہ ایک قسم کا محاورہ ہے - جناب محض بات کہنے سے آدمی چور نہیں بنتا - ہمارے خداوند یسوع مسیح نے یہ کہا کہ اگر کوئی تم سے پوچھے تو کہو کہ خداوند کو درکار ہیں - بعد یہ جو کہا صرف یہ شاگردوں کے سبب سے کہا کہ مالک یہ نہ سمجھے کہ یہ لوگ اپنے کام کے لئے لئے جاتے - اس کے علاوہ مسیح نے گدھی لانے سے کچھ روز پیشتر جبکہ شاگرد یسوع مسیح کیساتھ نہ تھے - ممکن ہوگا مالکوں سے پوچھا ہو کہ جب اُن کی ضرورت ہو میرے پاس بھیجنا - کیونکہ عبارت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے - یعنی مالک اُسی دم بھیج دیگا - اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح نے ان مالکوں سے پوچھا ہوگا - ہمارے آریہ دیانندی بھائی صاحب جو فرماتے ہیں کہ گدھی اور بچہ کو بے اجازت چوری کر کے لائے - آپ مہربانی کر کے کانوں کو کھولکر جواب سنیئے - اگر آپ کو انجیل پڑھنے کا شوق ہے تو مہربانی کر کے بائیبل کا ملاحظہ کریئے - جہاں پر یہ لکھا ہے - کہ اگر کوئی تم سے کچھ کہے کہ تم یہ کیوں کرتے ہو تو کہنا کہ خداوند کو درکار ہے - وہ فوراً اُسے یہاں بھیجیگا - پس وہ گئے - بچہ کو دروازہ کے نزدیک باہر بندھا ہوا پایا - جب اُسے کھولنے لگے تو جو وہاں کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے کہا کہ یہ کیا کرتے ہو کہ گدھی کا بچہ کھولتے ہو - اُنہوں نے جیسا یسوع نے کہا تھا ویسا اُن سے کہدیا - پھر اُنہوں نے اُن کو جانے دیا - مرقس ۱۱ باب ۳ سے ۷ تک

اب ذرا غور سے خیال فرمایئے - ان آیتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بخوشی تمام انہوں نے یسوع مسیح کے نام پر لیجانے کی اجازت دی - اور اکثر ہمارے پنڈت دیانندی صاحب یہ بھی کہتے ہیں کہ شاید اُن کے کھولنے پر جھگڑا فساد ہوا ہوگا نہیں صاحب یہ آپ کے باطل خیال ہیں - جھگڑے کی کوئی بات ہی نہیں تھی - اس وقت جب یسوع مسیح سوار ہوئے تو لوگوں نے کھجور کی ڈالیاں لیں اور استقبال کر کے پکارنے لگے کہ ہوشعنا مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے اور اسرائیل کا بادشاہ ہے - یوحنا ۱۲ باب ۱۲ و ۱۳ آیت

نیز یہ کہ کلام الٰہی میں خداوند یسوع مسیح نے کہا ہے کہ تو چوری نہ کر دیکھو ۲۰ باب ۱۵ آیت - اور متی ۹ باب ۱۸ آیت - پس اُن کے اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش

کی ستائش اور تعریف کے گیت گا رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ آجکل کی مخالفتوں کا انجام بھی ویسا ہی ہوگا جیسے [illegible] دیکھکر خدا کی حمد اور تمجید کریں گی۔ اور اپنے نجات دہندہ یسوع مسیح کی مدح سرائی تا ابد ہوتی رہیگی۔

اتنے میں کسی نے آکر انہیں خبر دی کہ دیکھو وہ آدمی جنہیں تم نے قید کیا تھا ہیکل میں کھڑے ہوئے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔"

(واہ خدا کی شان اور قدرت کیا ہی عجیب ہے کہ آدمی کیا سوچتے اور کرتے ہیں۔ اور خدا کیا کرتا ہے۔)

القصہ وہ یہ سنکر جلگئے۔ اور انہیں قتل کرنا چاہا۔ مگر گملی ایل نام ایک فریسی نے جو شرع کا معلم اور سب لوگوں میں عزت دار تھا۔ عدالت میں کھڑے ہوکر حکم دیا کہ ان آدمیوں کو تھوڑی دیر کے لئے باہر کر دو۔ پھر اُن سے کہا کہ اے اسرائیلیو ان آدمیوں کے ساتھ جو کچھ کیا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا...... پس اب میں تم سے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو اور اُن سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے بھی لڑنے والے ٹھہرو۔ کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہو جائیگا۔ لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے تو تم اُن کو مغلوب نہ کر سکوگے۔"

خدا کا ہزار ہزار شکر ہو کہ اب سلطنت انگریزی کے سایہ عاطفت میں ہم بلا روک ٹوک انجیل کی منادی کر سکتے ہیں اور انجیل بھاشا میں ترجمہ ہو سکتی ہے۔ بلکہ ہو چکی ہے۔ فقط

کمترین میر عالم۔ از پاکپٹن۔

ضرورت

۳/۴

ایک ہسپتال اسسٹنٹ لیڈی کی مشن ہسپتال منٹگمری کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ سند مس ایم [illegible] صاحبہ کے نام آنی چاہئیں۔

اندر

مسٹر وہرسپال بی۔ اے کا ماہوار رسالہ "وید اور سوامی دیانند" کے عنوان سے ۱۰ نومبر کا نکلا ہے۔ بندہ نے اس کو غور سے پڑھا ہے۔ اس میں وید اور سوامی دیانند کی پوزیشن سے جو پردہ اُٹھایا گیا ہے عجیب و غریب رنگ باہر لایا ہے۔ اب تک ہم انتظار میں رہے کہ اس اندر کا کوئی ہندو یا آریہ یا انکا کوئی اخبار جواب دیگا۔ پر تا حال خاموشی رہی تو شاید وہ ہندو اور آریہ اپنا منہ نہ دکھلا دیں۔ اس رسالہ میں مسٹر وہرسپال نے اپنی طرف سے کچھ نہیں ڈالا بلکہ سوامی دیانند کی تحریرات کے ہتھیاروں سے انکو قتل کیا ہے۔ اگر عیسائی منادو خادمان دین جو سنسکرت سے واقف نہیں اور مسلمان بھی منگوا کر پڑھیں تو ہندوؤں کی مدد کرکے انکو اس جہالت سے نکال سکتے ہیں کہ وید شانتی سے بھرپور ہیں۔ اور سوامی دیانند موجودہ زمانہ میں شانتی کا بانی ہے۔ پتہ ذیل سے ہر کو منگوا لو۔

اڈیٹر اندر۔ لاہور

(پادری) این۔ ایل۔ از خوشاب۔

خریداران نُورافشاں کو مُژدہ

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پُرانا خریدار اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی ادا کر دے تو اُس کو نئی تصنیفات میں سے تواریخ کلیسیا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے اور نیز اگر ہر ایک اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو اُس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔ ویدک شانتیگی (رومن) قیمت ۸؍ اُستادوں کا مددگار واسطے سنڈے سکول سبق (رومن) قیمت ۴؍ بائیبل یا قرآن (اُردو) قیمت ۱۰؍ یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء تک منظور کی گئی ہے۔

اڈیٹر و منیجر نورافشاں۔ لودیانہ۔

مضامین

کانشنس یا ضمیر

۱۔ کانشنس انسان کی روح میں وہ قوت ہے۔ جس کے استعمال سے نیک و بد کی تمیز اور پہچان حاصل ہوتی ہے۔ اور قوت تمیز نیک و بد کہلاتی ہے۔ جب یہ قوت درست ہو اور اپنا پورا کام کرے تو نیکی اور راستی اور پاکیزگی کی کمال خوبصورتی اور خوبی نظر آتی ہے۔ اور اُن کی طرف عجیب رغبت اور کشش کا تجربہ ملتا ہے۔ اور ان کی راہ پر چلنا فرض کلی ٹھہرتا ہے۔ ایسی حالت میں بدی کی بے حد خرابی بھی روشن ہوتی۔ اور اس کی راہوں میں جانے سے سخت مزاحمت دل میں پائی جاتی ہے۔ بنی آدم کے درمیان کانشنس راستبازی کی دلی دوست اور ناراستی کی جانی دشمن ہے جو آدمی اُس کی سنتے ہیں نہ جان بوجھ کر گناہ کی راہ میں جا سکتے اور نہ نافرمانی کی حالت میں رہ سکتے ہیں۔

۲۔ کانشنس کن ناموں سے مشہور ہے؟

تمام قوموں میں کانشنس کی قوت موجود ہے۔ اور اس کی موجودگی سے واقفیت پائی جاتی ہے۔ لیکن بہت سی قومیں شروع سے ہیں جنکے درمیان اس عجیب قوت کا کوئی خاص نام نہیں ملتا۔ بنی اسرائیل میں قوت دل کے نام سے مشہور رہی۔ "اور بعد اس کے ایسا ہوا کہ داؤد کا دل بے چین ہوا اس لئے کہ اس نے عبا کا کونا کاٹا تھا۔" ۱ سموئیل ۲۴: ۵۔ "اور داؤد کا دل۔ بعد اس کے کہ اس نے لوگوں کا شمار کیا بے چین ہو گیا۔" ۲ سموئیل ۲۴: ۱۰۔ ان آیات میں دل سے

بھی تقینی شکست ہوئی۔ سرویہ نے کمانوہ میں ۵۰ میدانی اتواپ اور ۹ پہاڑی تواپ اور بہت سے دیگر سامان جنگ نے سگنشوڑا میں ۱۲ میدانی تواپ وغیرہ تبضہ میں لے گئیں۔ ترک کلیسہ میں بلغاریہ کو دو ہوائی جہاز ۔ بہت جلد فائر کرنیوالی

بندوقیں اور بہت سا متفرق سامان ملا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ترکوں نے اگرچہ نہایت کوشش کی کہ غنیم کو آگے بڑھنے کا موقعہ نہ ملے۔ لیکن ہر موقعہ پر نتیجہ ان کے خلاف پیدا ہوا۔ میدان جنگ سے جو تازہ خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ بلغاریہ نے پھر ایک جنگ زرگری میں ترکوں کو شکست دی اس موقعہ پر بلغاریہ افواج نے نہایت جوش و خروش کیساتھ حملہ کیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ اب وہ ایڈریانوپل پر گولہ باری کر رہے ہیں۔ ان واقعات کے دیکھتے ہوئے ٹرکی کی حالت نہایت پریشان نظر آتی ہے۔ بہ ایں ہمہ بعض جنگی اہل الرائے ہنوز یہ رائے ظاہر کرتے ہیں کہ اگر ایڈریانوپل کو بھی حملہ آوروں نے فتح کر لیا تب بھی غنیم یہ دعوے پیش نہیں کر سکتا ہے۔ کہ اسکو قطعی فتح نصیب ہوئی۔ کیونکہ کرک کلیسہ اور ایڈریانوپل معمولی چوکیاں ہیں۔ اور ٹرکی کا مقصد یہ ہے کہ غنیم کو ان مقامات پر مشغول رکھے اور اس درمیان میں ٹرکی کو اپنی فوج ایک خاص مقام پر یکجا کرنے کا معقول موقعہ مل سکے۔ لیکن ان اہل الرائے صاحب کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ چنانچہ ٹرکی کو شکست پر شکست ہونے اور اب باب عالی کی جانب سے دول ہائے یورپ کے پاس یہ پیغام پہونچنے سے کہ وہ درمیان میں پڑ کر فیصلہ کرا دیں یہ بحث پیدا ہوتی ہے۔ کہ دولہائے یورپ اس موقعہ پر کیا فیصلہ کریں گے؟ دولہائے یورپ نے جنگ چھڑنے کے وقت یہ اعلان کر دیا تھا کہ جنگ کا چاہے جو نتیجہ ہو لیکن ممالکات ٹرکی کا حصہ بخرہ ہونے کی اجازت نہیں دیجائے گی۔

اگر ٹرکی کو اپنے غنیموں کے مقابلہ میں کچھ بھی کامیابی ہوتی تو ممکن تھا کہ دولہائے یورپ ٹرکی کا کچھ زیادہ نقصان ہونے نظر آتا ہے۔

اچیوسٹ نامے ایک آسٹرین اخبار ایک معنے خیز مضمون کے ضمن میں رقمطراز ہے کہ جزیرہ نما بالکن میں اقتدار قائم نہیں رکھ سکتی ہے۔ اور اب کوئی پولیٹکل چال اس کو از سر نو قائم نہیں کر سکتی ہے۔ بلغاریہ کے وزیر اعظم صاحب نے بیان فرمایا ہے کہ صلح صرف اس بنا پر ہو سکتی ہے۔ کہ مقدونیہ کو ٹرکی

سے نجات ملجائے اور ریاستہائے بلقان صرف اس بنا پر البتہ رضامند ہو جائینگے۔ اس میں شبہ نہیں ہے کہ ٹرکی کی آئندہ حالت ضرور تاریک نظر آتی ہے۔ اس موقعہ پر ٹرکی کی آئندہ حالت ضرور تاریک نظر آتی ہے۔ اس موقعہ پر ٹرکی نے چوٹ اُٹھائی ہے۔ اس سے آج تمام ہندوستان اور تمام دنیا کے صحیح خیال اشخاص کو ہمدردی ہے۔ ہندوستان میں ٹرکی کی یہ حالت زار نہایت افسوس پیدا کر رہی ہے۔ کیونکہ خواہ مخواہ کی جنگ ہے جو راستبازی سے بالکل مبرا ہے۔ جس وقت ترکوں کی قومی قوت نہایت منتشر تھی اور وہ اٹلی کے ساتھ جنگ میں مصروف تھی۔ ایسے وقت میں ریاستہائے بلقان نے موقعہ پاکر دباؤ ڈالا اور آخر کار جنگ چھیڑ دی۔ لطف یہ کہ سلطان کو مقدونیہ میں وہ اصلاحیں رائج کرنے کا مطلق موقعہ نہیں دیا جس کیواسطے جنگ کی ضرورت پیش آئی۔ اصلیت یہ ہے کہ ان کا منشا یہ ہرگز نہ تھا کہ مقدونیہ میں اصلاحات رائج کیجاویں بلکہ وہ تو ٹرکی کی زک پہونچانے اور اس کا حصہ بخرہ کرنے کے لئے کوئی حیلہ تلاش کرتے تھے۔ اگر دولہائے یورپ نے شروع میں کوشش کی ہوتی تو آج یہ معاملہ اس قدر طول نہ پکڑتا اور اس قدر نقصانات نہ ہوتے۔ لیکن انہوں نے شروع میں لاپروائی ظاہر کی حالانکہ آخر کار مجبوراً باب عالی نے اُن سے درخواست کی کہ وہ تصفیہ کرا دیں۔ دولہائے یورپ کی اس لاپروائی پر سخت اعتراض ہو رہے ہیں۔ بعض اہل الرائے یہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اگر اس موقعہ پر ٹرکی کی جگہ کوئی عیسائی سلطنت ہوتی تو دولہائے یورپ ہرگز فریقین کو میدان جنگ میں آنے کا موقعہ نہ دیتے اور انہوں نے دخل انداز ہوکر نہایت موثر تدبیر کے ذریعہ سے جنگ کو روکا ہوتا۔ خواہ یہ رائے صحیح ہو یا غلط لیکن اس میں شبہ نہیں ہے۔ کہ اس قسم کے اعتراضات پیش

ہونے کا باعث دولہائے یورپ کی خاموشی ہے۔ جو انہوں نے اس موقعہ پر اختیار کی تھی۔

اگر اب بعد جنگ دولہائے یورپ نے یہی فیصلہ کیا کہ مقدونیہ سے ٹرکی اپنی حکومت اُٹھالیوے تو دنیا یہی کہیگی کہ انہوں نے پہلے کیوں قبل جنگ یہی نہ مشورہ دیا۔ خیر اب یہ دیکھنا ہے کہ دول ہائے یورپ درمیان میں پڑ کر کیا فیصلہ کرتے ہیں اور علاوہ مقدونیہ کے ٹرکی کو کسی اور صوبہ سے دست بردار ہونا پڑیگا یا نہیں؟ لیکن اب ٹرکی کے حق میں ہماری رائے میں یہی بہتر ہوگا کہ وہ ان صوبجات سے ہمیشہ کے لئے نجات حاصل کرے جنکا ان کی ماتحتی میں رہنا اس کے لئے پریشانی کا باعث ہے۔ تاکہ اس کو آئندہ آئے دن کے تصفیوں سے نجات ملے اور وہ امن و امان کے ساتھ اندرون ملک میں پر ضرور اصلاحات کی جانب رجوع ہو سکے۔ (ہندوستانی)

لڑکی کو چاندی میں تولکر شادی کر دینے کا اقرار

اخبار بمبئی کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ اعلےٰ ذات کے برہمن نے اپنی ۹ سالہ لڑکی کے عوض اس کے برابر وزن میں چاندی لیکر اس کی شادی ایک ۵۰ سالہ بڈھے کیساتھ کرنے کا اقرار کر لیا ہے سچ ہے لالچ میں آکر انسان ایسا اندھا ہو جاتا ہے کہ اُسے نیک و بد کی تمیز نہیں رہتی۔ زمانہ سلف سے اس قسم کی کہانی تو بہت سنی ہونگی کہ لڑکی سونے میں تولدیگئی مگر اب اس خبر کے سننے سے اس پُرانی کہاوت کی وقعت کم از کم ضرور درجہ بڑھگئی ہے۔ کیا یہ دختر فروشی نہیں ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ملک میں بیواؤں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

راجپوت گزٹ

لاہور میں انجمن ہلال احمر کی امداد کے لئے گزشتہ سنیچر و اتوار کو دو جلسے ہوئے ایک میں ۱۵۰۰ دوسرے میں ۷ ہزار روپیہ جمع ہوا۔



دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴٫۰ر +
طالبان حق	کپتان فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورمکھی	″	۲پائی
بچّوں کی پرورش	″	ار
تواریخ بائبل	″	عہ
حیاتِ مسیح	″	۱۲ار
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	ار
گورمکھی	″	ار

۱- اسلام میں مسیح ۱٫ر	۴- وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲- ینابیع القرآن ۳ر	۵- آواگون یا آئندہ زندگی ار
۳- بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶- تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ

کوئی گھران سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر و ۶ر +

۳- دولت لازوال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۴- عزت بے مثال اردو ۳ر - ۵ر - ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۵- اصلاح اخلاق ۴ر +

۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +

۷- شادی کی بابت خیالات ار +

۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر +

تواریخ کلیسیا
دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۸۶ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو - قیمت فی جلد عہ +

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پہ چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایکروپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں